

اسلامی اقتصادیات کے حوالے سے بیمہ (انشورنس) کی شرعی حیثیت

از ڈاکٹر خسار احمد (کراچی)

تکافل عربی زبان کا لفظ ہے جسکے معنی باہمی ذمہ داری یا امدادی باہمی کے ہیں۔ دور جدید میں بعض مقامات پر تکافل اسلامی انشورنس کے مفہوم میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ لفظ انشورنس یا ایشورنس (یقین دہانی) متعدد معنی کا حامل لفظ ہے۔ ہم بحیثیت مسلمان اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ خدا کے سوا کوئی شخص یا ادارہ کسی کی صحت، جان، اور مال کی حفاظت کی ضمانت، دہانی نہیں کر سکتا لیکن باہمی تعاون کے ذریعے ایک دوسرے کی مدد کرنا اسلام میں جائز ہے۔ البتہ مسلمان ہونے کے ناطے ہم لفظ تکافل یعنی باہمی ذمہ داری استعمال کر سکتے ہیں۔

معاشرتی اہمیت:

اسلامی نظام میں کفالت عامہ اسلامی معاشرے کی اولین معاشی ذمہ داری ہے۔ اس ذمہ داری کے پہلو بہ پہلو اسلامی معاشرے کی ذمہ داریوں میں یہ بات بھی شامل ہے کہ معاشی ترقی کا اہتمام کرے اور سماج میں دولت کی تقسیم کے اندر پائے جانے والے تفاوت کو کم کرے۔ کفالت عامہ کا منشاء مذکورہ بالا حالات میں حاجت روائی سے پورا ہو سکتا ہے مگر ان

اسلامی اقتصادیات کے حوالے سے انٹورنس کی شرعی حیثیت

دوسرے تقاضوں کی تکمیل کے لئے معاشی کارگردگی کی بحالی، اس میں اضافہ اور سماج میں مواقع کی یکسانی برقرار رکھنے۔ زندگی میں پیش آنے والے خطرات کے مالی صدمات سے تحفظ اور فی الجملہ ایک ایسی فضاء قائم کرنے کا اہتمام بھی کرنا ہوگا جو معاشی ترقی کے لئے سازگار ہو۔

معاشی ضرورت:

اچانک موت، معذوری، بیماری، آتش زدگی، سیلاب، ڈکیتی، زلزلہ اور نقل و حرکت سے متعلق حادثات اور ان کے نتیجے میں واقع ہونے والے مالی نقصانات کسی اختیاری عمل پر مبنی نہیں ہیں۔ ان کے نتیجے میں اکثر اوقات متاثر ہونے والا فرد اور اس کا پورا خاندان حقیقی محتاجی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ یا پھر افراد کی معاشی کارگردگی متاثر ہوتی ہے جس کا انحصار مال اور املاک پر ہے۔ یہ حقیقت اس کا شدیدہ تقاضہ کرتی ہے کہ زندگی کے ایک بڑے دائرے میں تکافل کو معاشی ضرورت کا درجہ دیا جائے۔

تصور تکافل

بحیثیت مسلمان ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اس دنیا میں اور ہماری زندگیوں میں جو کچھ رونما ہوتا ہے۔ وہ سب اللہ کی طرف اور اس کی مرضی سے ہوتا ہے۔ جبکہ حوادث اور نقصانات سے بچنے کے لئے جائز اقدامات کرنے کا بھی حکم ہے۔

حدیث: آنحضرت ﷺ نے بدو کے کھلے ہوئے اونٹ کے بارے میں پوچھا کہ تم نے اپنا اونٹ کیوں نہیں باندھا۔ بدو نے جواب دیا۔ میرا بھروسہ اللہ پر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پہلے اپنا اونٹ باندھو پھر اللہ پر بھروسہ کرو۔

﴿ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لوليه سلطانا فلا يسرف في القتل﴾

اسلامی اقتصادیات کے حوالے سے انشورنس کی شرعی حیثیت

انه كان منصوراً ﴿ بنی اسرائیل آیت ۳۳

ترجمہ: اور جو شخص مظلومانہ قتل کیا گیا ہو اس کے ولی کو ہم نے قصاص کے مطالبے کا حق عطا کیا ہے پس چاہیے کہ وہ قتل میں حد سے نہ گزرے، اس کی مدد کی جائیگی۔

﴿والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً وصیة لازواجهم متاعاً الی الحول غیراخراج فان خرجن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسهن من معروف واللہ عزیز حکیم﴾ البقرہ آیت ۲۴۰۔

ترجمہ: اور جو لوگ تم میں سے مر جائیں اور عورتیں چھوڑ جائیں وہ اپنی عورتوں کے حق میں وصیت کر جائیں کہ ان کو ایک سال تک خرچ دیا جائے اور گھر سے نہ نکالی جائیں۔

موجودہ انشورنس (روایتی بیمہ) مسلم اسکالرز کی نظر میں:

مسلم اسکالرز اور علماء کرام کی انشورنس کے بارے میں مختلف آراء ہیں۔ انکو ہم تین بڑے گروپ میں شامل کر سکتے ہیں:

۱۔ اس گروپ میں شامل اسکالرز کی رائے ہے کہ انشورنس جائز نہیں۔ چونکہ باہمی

ذمہ داری کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا لہذا اگر تکافل کو شریعت کے بتائے

ہوئے اصولوں کے مطابق اپنایا جائے تو یہ طریقہ بالکل جائز ہے۔

۲۔ دوسرے گروپ میں موجود ہیں جنہوں نے انشورنس جائز ہے جبکہ بیمہ زندگی جائز

نہیں۔

۳۔ اس میں شامل اسکالرز مکمل طور پر انشورنس کے نظریہ کی مخالفت کرتے ہیں کہ یہ

اسلامی تعلیمات اور احکامات کے خلاف ہے۔

انشورنس پر اعتراضات:

قرآن و حدیث جن معاملات کو حرام قرار دیتے ہیں ان میں:

۱۔ ربا (سود) Interest

آیت ﴿واحل الله البيع وحرم الربا﴾

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے تجارت کو جائز اور سود کو حرام کیا ہے۔

۲۔ قمار (جوا) Gambling

قرآن کریم میں ارشاد باری ہے: ﴿يا ايها الذين امنوا انما الخمر
والميسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشيطان فاجتنبوه لعلكم
تفلحون﴾ سورة المائدہ آیت ۹۰۔

ترجمہ: اے ایمان والوں! شراب اور جوا اور بت اور پاسے ناپاک کام اعمال
شیطان سے ہیں سو ان سے بچتے رہنا تاکہ نجات پاؤ۔

۳۔ غرر (بے یقینی) Uncertainty

رسول اقدس ﷺ نے لین دین میں بے یقینی (غرر) کو ناپسند فرمایا۔

تکافل کا خاکہ:

تکافل کاروبار و روائتی بیمہ سے مختلف ہونا چاہیے۔ معاہدہ تکافل اصول شریعت کے

اسلامی اقتصادیات کے حوالے سے انشورنس کی شرعی حیثیت

عین مطابق اخلاص پر مبنی، اخلاقی، غیر سودی، امداد باہمی شراکت اور مضاربہ کے اصولوں کے مطابق ہونا چاہئے جس میں کسی فریق کو فائدہ حاصل کرنے کا مقصد نہ ہو بلکہ باہمی تعاون، بھائی چارگی کے ذریعہ کسی غیر متوقع نقصان اور دھچکے سے بچانا مقصود ہو۔

تکافل صرف اسلامی احکامات کے مطابق کئے گئے بنیادی خصوصیات کی حامل ہونا

چاہئے۔

۱۔ اخلاص ہونا ضروری ہے:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ”بے شک اللہ ظاہری چیزوں کو نہیں بلکہ دلوں کو دیکھتا ہے“ معاہدہ تکافل کے تحت تکافل کنندہ (کمپنی) مذکورہ کے نقصان کی صورت میں باہمی رضامندی کے تحت نقصان کی تلافی کرنے کا پابند ہے جبکہ تکافل دار (پالیسی ہولڈر) معاہدہ کی تینج کے لئے مجبور نہ کیا جاسکے گا۔ لیکن تکافل دار کے لئے ضروری ہے کہ ادائیگی تیرو (پریمنیم) جاری رکھے اگر وہ اس کو جاری رکھنا چاہتا ہے۔

۲۔ اصول شریعت کے عین مطابق ہونا چاہئے:

تکافل کا کاروبار شریعت کے عین مطابق ہونا چاہئے جس میں کوئی عنصر شریعت کے خلاف نہیں ہونا چاہئے، اس سے انحراف کی صورت میں وہ اسلامی طریقہ نہیں کہلائے گا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَمَنْ يَتَّبِعْ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ﴾ ترجمہ: اگر کوئی شخص اسلام کے نظام کے علاوہ کوئی دوسرا نظام چاہتا ہے اللہ کو قبول نہیں۔“

تکافل تقدیر کے خلاف نہیں کیونکہ کوئی شخص یا کوئی ادارہ (کمپنی) کسی کی جان، مال، صحت یا زندگی کی حفاظت کی ضمانت نہیں دیتی بلکہ ان حالات میں ہونے والے نقصانات

اسلامی اقتصادیات کے حوالے سے انٹورنس کی شرعی حیثیت

کا ازالہ کرتی ہے۔ اور اس رقم کی ایک حد مقرر ہوتی ہے جس کا چندہ حسابات و شماریات کے ذریعے لگایا جاتا ہے۔ اور اس کے حاصل کو ان متاثرین میں تقسیم کیا جاتا ہے جو اس حادثہ کا شکار ہوئے ہیں۔

۳۔ اخلاقی ہونا چاہیے:

معاہدہ تکافل (تکافل کنٹریکٹ) اسلامی احکامات کے مطابق اخلاقی ذمہ داریوں کو ادا کرتا ہو۔ جس میں ایمانداری، سچا بھروسہ اور حقائق کو ظاہر کرنا شامل ہونا چاہیے، قرآن میں ارشاد ہوتا ہے ﴿وَيَا قَوْمِ اوفوا المكيال و الميزان بالقسط و لاتبخسوا الناس اشياء هم و لاتعتوا في الارض مفسدين﴾ سورة هود آیت ۸۵۔
ترجمہ: اے برادران قوم، ٹھیک ٹھیک انصاف کے ساتھ پورا ناپو اور تولو اور لوگوں کو ان چیزوں میں گھانا نہ دیا کرو، اور زمین پر فساد نہ پھیلاتے پھرو۔

۴۔ غیر سودی ہونا چاہیے:

تکافل سود سے مبرا ہونا چاہیے، اگر منافع میں حصہ داری مقصود ہو تو اصول مضاربہ کے مطابق دونوں فریق (تکافل کنندہ۔ کمپنی اور تکافل دار۔ پالیسی ہولڈر) منافع میں شریک ہو سکیں۔ یعنی تکافل دار جو رقم تبرو (پریئم) کی صورت میں کمپنی کو ادا کرتا ہے اس رقم کو مضاربہ اور شراکت داری کی بنیاد پر کئے گئے کاروبار میں لگایا جائے اور جو منافع ہوتا ہے وہ تکافل دار (پالیسی ہولڈر) اور تکافل کنندہ (تکافل کمپنی) میں تقسیم ہونا چاہیے۔

۵۔ جوئے کے عنصر سے پاک ہونا چاہیے:

جوئے کا مالی محرک اس کا مالی فائدہ کا حصول ہے جو بازی جیت جانے کی صورت

اسلامی اقتصادیات کے حوالے سے انشورنس کی شرعی حیثیت

میں ہوگا جس کے ذریعے دولت میں اضافہ ہوتا ہے۔ بازی لگانے والا شخص ایک رقم ہار جانے کا خطرہ مول لیتا ہے۔ وہ خطرہ جو پہلے سے موجود نہ تھا اور اگر تھا تو خود اس کی ذات سے اس کا کوئی تعلق نہ تھا وہ چاہتا ہے تو خطرہ مول نہ لیتا، تکافل کا معاملہ اس سے بینادی طور پر مختلف ہے، تکافل معاہدہ کرانے کا مالی محرک اس نقصان کی تلافی کرنا ہے جو کسی حادثہ موت یا بیماری کی صورت میں ہوگا، اس رقم کے ملنے سے حادثہ کا شکار ہونے والے کی دولت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا بلکہ صرف اس کمی کی تلافی ہے، جو حادثہ موت یا بیماری کی صورت میں واقع ہوتی ہے۔

دوسری بات تکافل دار جس خطرے کے پیش نظر معاہدہ تکافل کرتا ہے اس کا وجود ہوتا ہے اور اس فرد سے اس کا تعلق معاہدہ تکافل کرنے یا نہ کرنے پر منحصر نہیں ہے بلکہ ہر حال میں پایا جاتا ہے اور یہ خطرہ خدا نخواستہ حادثہ، بیماری، معذوری یا موت کا ہو جو جان بوجھ کر نہیں مول لیا جاتا ہے، ان تمام صورتوں میں خطرے کا اور اس سے مالی نقصان کا احتمال بہر حال موجود ہوتا ہے چاہے معاہدہ تکافل کرایا جائے یا نہ کرایا جائے۔

۶۔ امداد باہمی کا عنصر شامل ہونا ضروری ہے:

معاہدہ تکافل میں امداد باہمی کا عنصر شامل ہونا چاہئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے

﴿تعاونوا علی البر والیتقوی﴾ حق باتوں پر ایک دوسرے کا ساتھ دو۔

تکافل زندگی پالیسی (تکافل لائف پالیسی) میں اگر تکافل دار مدت سے پہلے فوت ہو جاتا ہے تو اس کے مستحقین تمام تبرہ (پریئم) جو ادا کئے گئے ہیں اور اس کے ذریعے حاصل شدہ آمدنی کا مطالبہ کر سکتے ہیں جو مضاربہ کے اصول کے مطابق حاصل کیا گیا ہو۔ لیکن اگر تکافل دار حیات ہو اور مدت ختم ہو جائے تو تکافل دار خود وہ تمام رقم جو اس نے ادا کی ہے اور اس کا منافع سمیت حاصل کرنے کا مستحق ہے۔

اسلامی اقتصادیات کے حوالے سے انٹورنس کی شرعی حیثیت

عام تکافل پالیسی (جزل تکافل پالیسی) میں دونوں فریقین کو آمدنی ہونی چاہیے جبکہ پریئم کی ادائیگی رقم ایک چندہ ہے جو کہ تبرہ (کنٹریبوشن) کے اصولوں پر مبنی ہونی چاہیے تکافل دار اپنی ادا کی ہوئی رقم کی واپسی کے لئے کسی قسم کا قانونی مطالبہ نہیں کر سکتا اگر کوئی حادثہ رونما نہیں ہوا۔ لیکن اگر کوئی حادثہ کی وجہ سے نقصان ہوا ہے تو تکافل کنندہ (تکافل کمپنی) معاہدہ (contract on unilateral basis) کے تحت طے شدہ رقم ادا کرے۔

۷۔ میراث اور وصیت:

تکافل پالیسی میں نامزدگی کسی خاص رشتہ کو نہیں بلکہ تمام وارثوں کو احکام وراثت کے مطابق تقسیم ہو یا کسی ایک ادارے کو نامزد کیا جائے جو وراثت اور وصیت کے مطابق تقسیم کرے۔ جو شخص نقصان کی رقم کا مطالبہ کرتا ہے اس کا مذکورہ شے سے نفع و نقصان کا رشتہ ہے یعنی (تکافلی مفاد) ہونا چاہیے، سورہ الانفال میں ارشاد باری تعالیٰ ہے ﴿وَأُولُوا الْأَرْحَامِ بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ﴾ آیت ۷۵:

ترجمہ: اور رشتہ دار خدا کے حکم کی رو سے ایک دوسرے کے زیادہ حقدار ہیں۔

۸۔ معاہدہ تکافل اور درمیانی نمائندہ:

معاہدہ کی قانونی حیثیت ہونی چاہیے۔ درمیانی نمائندہ (ایجنٹ) کو تنخواہ پر ہونا چاہیے اور پریئم کی رقم میں سے اس کو کوئی ادائیگی نہ کی جائے۔

خلاصہ البحث:

تکافل بنیادی جز باہمی تعاون (امداد باہمی) کے اصولوں کو اپناتے ہوئے شریعت کے عین مطابق تکافل اداروں (تکافل آپریٹرز) کا قیام عصر حاضر میں اسلامی معاشرے کی شدید ضرورتوں کی اولین فہرست میں سے ہے۔ جس کے تحت کسی ایک رکن کو نقصان کی صورت میں باہمی تحفظ حاصل ہو۔